www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

کیا عامل بالحدیث (اہلحدیث) ہونا ممکن ہے؟

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد گنگن پوری

زیر نظر آرٹیکل میں جوابا تلخ نوائی تو کسی حد تک گوارا ہو سکتی ہے لیکن جوابات میں بعض جگہ عاملین بالحدیث کے متعلق بھی اجتہاد کے "ویف فرقہ" ہونے کا احساس ہوتا ہے جو پیش کردہ حدیث "دعی الصحابة (ما انا علیہ واصحابی)" کی صحیح تعبیر نہیں ہے (ادارہ)

۱۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ فلاں فعل یا قول نسیاناً یا اجتہادی غلطی سے سرزد ہوا ہے تو ہم اس کے مکلف ہی نہیں اور ہمارے لیے وہ جائز ہی نہیں بلکہ آپؐ کا ارشاد ہے کہ اتباع کے بجائے مجھے غلطی یاد دلاؤ تاکہ میں وہ غلطی درست کر لوں چنانچہ مشکوٰۃ میں ہے:

"عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له ازيد في الصلوة فقال وما ذاك قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم وفي رواية قال انما انا بشر مثلكم انسى كما تنسون فذكروني الحديث"

یعنی عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھا دی، صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا نماز میں زیادتی ہو گئی ہے؟ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، آپؐ نے پانچ رکعت نماز پڑھائی ہے۔ اس پر آپؐ نے سہو کے دو سجدے کیے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں بھی تم جیسا بشر ہوں اور تمہاری طرح ہی بھول جاتا ہوں۔ جب بھول جاؤں، مجھے یاد دلایا کرو۔ اس کو بخاری مسلم نے روایت کیا۔ (مشکوٰۃ ص ۹۲)

اس حدیث میں آپؐ نے اپنی غلطی کی اتباع کا حکم نہیں دیا بلکہ اس کی اصلاح کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ صحابہؓ نے جب یاد دلایا تو آپؐ نے اپنی نماز کی اصلاح کر لی اور یہ ایک ہی دفعہ کا واقعہ نہیں ہے بلکہ کئی دفعہ ایسا ہوا، چنانچہ ایک دفعہ آپؐ نے ظہر کی دو رکعت نماز پڑھائی، ذوالیدین کے یاد دلانے اور دیگر صحابہؓ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

[illegible] روایت کیا۔ اسی طرح آپؐ

کے تصدیق کرنے کے [illegible] باقی نماز پوری کی اور سجدہ سہو کیا۔ اسکو بخاری مسلم نے

[illegible] تین رکعت پڑھائیں اور گھر چلے گئے۔ ذوالیدین آپؐ کے پاس گیا اور کہا تو آپؐ غصہ

[illegible] اور فرمایا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ صحابہؓ نے کہا ہاں، تب آپؐ نے ایک رکعت

چادر گھسیٹتے [illegible] سہو کیا اس کو مسلم نے روایت کیا (مشکوٰۃ صفحہ ۹۳)

[illegible] کہ آپؐ کے وہ افعال جو آپؐ سے نسیان یا اجتہادی خطا سے سرزد ہوئے

خواہ مخواہ ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم ان پر ہی عمل کریں یہ آپ کی کم علمی اور

[illegible] حدیث پر عمل ہو گا کیوں کہ آپؐ نے اپنی غلطی کی اصلاح کا حکم دیا ہے نہ کہ غلطی کی

[illegible] سمجھنے کی تلقین کرتے ہیں اور خود حدیث میں کمزور ہیں۔

[illegible] ہیں حالانکہ قرآن میں بھی بعض اجتہادی غلطیاں اور نسیان مذکور ہیں

[illegible] شہد پیے کر چھوڑ دینا اور شہد اور لونڈی ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام

[illegible]

[illegible] تَبْتَغِىْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ"

[illegible] جو آپ کے لیے حلال کیا ہے اس کو اپنی ازواج مطہرات کو

[illegible] کیوں حرام کرتے ہیں؟

[illegible] چاہیے قرآن میں بھی آپؐ کی اتباع کریں اور شہد وغیرہ اپنے پر حرام ٹھہرائیں جب آپ

خود اس پر عامل نہیں تو ہم پر کیا اعتراض کرتے ہیں۔

۱۹۔ بہرحال ہر حدیث پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع فرض ہے اور اسی سے

[illegible] ہوتی ہے اور اسی میں دونوں جہان کی کامرانی ہے اور آپؐ کی اتباع کا

[illegible] حدیث کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ لہٰذا اس کی اتباع ممکن بلکہ فرض ہے نیز حدیث دین کا ایک

[illegible] شرع کے چار دلائل ہیں۔ قرآن مجید، حدیث شریف، اجماع امت ا

[illegible] جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں اور ہر دلیل کی اتباع فرض ہے تو حدیث کی اتباع

فرض ہے [illegible] حدیث کی اتباع فرض ہوئی تو ہر حدیث پر عمل کرنا عین ممکن ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ

علام الغیوب ہے [illegible] رؤف رحیم ہے۔ اپنے کمزور بندوں پر تکلیف مالایطاق فرض نہیں کی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جیساکہ ارشاد ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا الآیۃ ——— پھر خواہ مخواہ آپ ...

یہ آپ کی کوتاہ علمی ہے ——— برایں عقل و دانش بباید گریست

جب ہر حدیث پر عمل ممکن ہے جیساکہ صحابہؓ اور سلف صالحین نے ... اہل حدیث کرتے ہیں جو شخص اس معنی سے اپنے آپ کو اہل حدیث کہے وہ بالکل سچا ہے اور یہ نام بھی بالکل درست ہے اور اس کے سارے کام بھی اللہ کے فضل سے درست اور مقبول ہیں کیونکہ وہ نبیؐ کے اعمال ہیں اور نبیؐ کے سامنے اعمال مقبول اور کھرے ہیں اور جو صحیح حدیث کو چھوڑ کر یعنی نبیؐ کی اتباع سے اعراض کر کے کسی امتی امام معین کی رائے قیاس پر عمل کرے وہ گھاٹے اور دھوکے میں ہے۔ قیامت کو حسرت سے اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھایا کرے گا اور اس کا کوئی علاج نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝

۲۔ سنت کا معنی "طریقہ" بھی ہے اور "حدیث" بھی۔ چنانچہ ابھی ذکر ہوا۔ اگر آپ کی پیش کردہ حدیث میں سنت سے مراد طریقہ لیں تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ طریقہ سے مراد آپؐ کا حال اور عمل ہے اور آپؐ کا حال اور عمل حدیث ہی کی ایک قسم ہے یعنی فعلی حدیث۔ تو آپؐ نے اس حدیث میں حدیث کے لازم پکڑنے کا ... فافہم

اور اگر سنت سے مراد "حدیث" لیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ سنت کا معنی حدیث بھی ثابت ہے ...

تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله و سنة رسوله

(مشکوٰۃ ...)

یعنی آپؐ نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان دونوں کو مضبوط پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب اللہ دوسری حدیث رسول اللہ۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس حدیث میں اور اس کے علاوہ اور بے شمار احادیث میں سنت سے مراد حدیث آیا ہے۔

اور نہایہ ابن الاثیر میں ہے:

"قد تکرر فی الحدیث ذکر السنۃ وما تصرف منہا والاصل فیہا الطریقۃ والسیرۃ و اذا اطلقت فی الشرع فانما یراد بہا ما امر اللہ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و نہی عنہ و ندب الیہ قولا وفعلا مما لم ینطق بہ الکتاب العزیز ولہذا یقال فی ادلۃ الشرع الکتاب والسنۃ القرآن والحدیث" (جلد ۲، صـ۱۸۶)

یعنی لفظ سنت کا ذکر احادیث میں بہت ہے اور لغوی معنی اس کا طریقہ اور سیرت ہے لیکن جب شریعت میں سنت بولا جائے تو اس سے مراد آپ کی حدیث ہوتی ہے یعنی جو کتاب اللہ میں نہیں آیا۔ صرف آپ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا ہے۔ کسی چیز کا امر کیا ہے یا کسی چیز سے منع فرمایا ہے اسی واسطے ادلہ شرع میں کہا جاتا ہے کتاب و سنت، یعنی قرآن و حدیث۔

محدثین بھی سنت بول کر "حدیث" مراد لیتے ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ وغیرہ میں ہے:

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ (مشکوٰۃ صـ۲۷)

اس پر مشکوٰۃ میں حاشیہ لکھا ہے:

"قولہ السنۃ المراد بالسنۃ ھھنا اقوالہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وافعالہ واحوالہ المعبر ھھنا بالشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ" (مرقاۃ۔ مشکوٰۃ صـ۲۷)

یعنی یہاں سنت سے مراد آپ کے اقوال و احوال اور افعال ہیں جن کو دوسرے الفاظ میں شریعت، طریقت اور حقیقت کہتے ہیں۔

فقہاء حنفیہ بھی سنت بول کر "حدیث" مراد لیتے ہیں جیسا کہ نور الانوار میں ہے:

"اعلم ان اصول الشرع ثلثۃ الکتاب والسنۃ و اجماع الامۃ"

یعنی اصل دلائل شرع کے تین ہیں۔ کتاب اللہ، حدیث اور اجماع امت

پس آپ کی مذکورہ بالا پیش کردہ حدیث میں سنت سے مراد حدیث ہو سکتی ہے تو آپ کی پیش کردہ حدیث ہی سے حدیث کا لازم پکڑنا ثابت ہو گیا جو ہمیں مقصود اور یہی مقصود ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اب آپ کا کوئی علمی کرشمہ ہو گیا کہ آپ نے صرف مشکوٰۃ ہی میں جو کچھ ہے اس پر سرسری نظر کر کے لکھ دیا کہ آپ نے
حدیث کو لازم پکڑنے کا حکم نہیں فرمایا۔ مگر سنیئے ہوش سے سنیئے

عن ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکته یاتیه الامر من امری مما امرت به او نهیت عنه فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب الله اتبعناه رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة والبیهقی فی دلائل النبوة (مشکوٰۃ ص ۲۹)

یعنی آپ نے فرمایا کہ میں کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ وہ تخت پر مزے سے بیٹھے اور اس کو میرا کوئی امر یا نہی پہنچے اور وہ کہے میں کچھ نہیں جانتا۔ ہم تو جو کتاب اللہ میں پائیں گے اس کی اتباع کریں گے۔

حاشیہ میں لکھا ہے:

قوله لا ادری الخ ای لا اعلم غیر القرآن والمعنی لا یجوز الاعراض عن حدیثه صلی الله علیه وسلم لان المعرض عنه معرض عن القرآن"

یعنی میں غیر قرآن کو نہیں جانتا۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ پھیرنا قطعاً جائز نہیں کیونکہ حدیث سے منہ پھیرنا قرآن سے منہ پھیرنا ہے کیوں صاحب! اس حدیث میں حدیث لازم پکڑنے کا امر ہے یا نہیں؟ اور ملاحظہ فرمایئے:

عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثله معه الا یوشک رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله کما حرم الله الا لا یحل لکم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السباع الحدیث رواه ابوداؤد والدارمی وابن ماجة (مشکوٰۃ ص ۲۹)

یعنی مقدام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل عطا کیا گیا ہے یعنی مجھے صرف قرآن ہی نہیں بلکہ قرآن کے ساتھ حدیث بھی خدا کی طرف سے ملی ہے جس کی اطاعت قرآن کی طرح فرض ہے۔ ممکن ہے کوئی شکم سیر

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آدمی اپنے تخت پر بیٹھا کہے کہ اس قرآن کو لازم پکڑو جو اس میں حلال پاؤ حلال جانو اور جو حرام پاؤ حرام جانو۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حرام کردہ اسی طرح حرام ہے جیسے اللہ نے حرام کیا خبردار گدھا اہلی اور ہر درندہ جو اپنے کچلی سے شکار مارتا ہے حرام ہے۔

اس قسم کی بیسیوں حدیثیں ہیں جن میں حدیث لازم پکڑنے کا امر موجود ہے مگر کہاں تک نقل کروں مضمون طویل ہو جائے گا۔ عاقل کو اشارہ ہی کافی ہے۔

۴۲۔ بزعم آپ کے ہر سنت بھی لائق عمل نہیں مثلاً پہلے آپ کی یہ سنت تھی کہ نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے بعد میں سلام کا جواب دینا چھوڑ دیا۔ اسی طرح پہلے آپؐ رکوع میں تطبیق کرتے تھے پھر اسے چھوڑ کر زانوؤں پر ہاتھ رکھنے لگے۔

اگر ہر سنت لائق عمل ہے تو آپ نماز میں سلام کا جواب دیں اور رکوع میں تطبیق کریں معلوم ہوا کہ اہل سنت بھی ساری سنتوں پر عمل نہیں کر سکتے۔

۴۳۔ یہ آپ کی غلطی ہے، ہر سنت سنت ہے خواہ سنت منسوخہ ہو یا ناسخہ، سنت منسوخہ پر [illegible] نسخ کے بعد عمل جائز نہیں، ناسخہ پر عمل کرنا لازم ہے۔

۴۴۔ آپ کا نام اہل سنت بالکل غلط ہے جس طرح بزعم آپ کے اہل حدیث ہر حدیث پر عمل نہیں کر سکتے کیونکہ کوئی حدیث منسوخ ہے کوئی خاصہ وغیرہ ہے تو اسی طرح آپ بھی ہر سنت پر عمل نہیں کر سکتے کیونکہ کوئی سنت منسوخہ ہے کوئی خاصہ وغیرہ ہے تو آپ کا اہل سنت نام کس طرح [illegible] ساری سنتوں پر آپ کا عمل نہیں۔

اور اہل حدیث نام بالکل صحیح ہے کیونکہ وہ ہر حدیث اصطلاحی پر عمل کرتے ہیں اور آپ کے [illegible] حسب الحال مانتے اور مانتے ہیں۔ برخلاف اس کے آپ سنت یعنی صرف فعلی حدیث کو مانتے ہیں اور قولی تقریری حدیث کے منکر ہیں جیسا کہ آپ [illegible] آپ مطیع رسول ہوئے یا نافرمان۔ اللہ تعالیٰ نے تو نبیؐ کے ہر قول فعل اور تقریر کی اطاعت فرض کی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

"مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ" ـــــ "قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي"

"وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی مطلقاً اتباع فرض کی ہے ـــــــ آپؐ کے قول و فعل تقریر ہر چیز کی اتباع فرض قرار دی ہے ۔ مگر آپ ہیں کہ سنّت "یعنی آپ کے صرف فعل کی اطاعت کرتے ہیں باقی سب کے تارک ہیں ۔ یہ اطاعتِ رسول ہے یا نافرمانیٔ رسول ؟ زبانی محبتِ رسول کے بلند بانگ دعوے اور حال یہ ؟ . . . . اللہ عزوجل کا بہت بڑا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہم اہلحدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اتباع نصیب کی اور نبی کی ہر ادا اور ہر ارشاد امر اور نہی اور تقریر پر عمل نصیب فرمایا و ما ھو صلی اللہ بعزیز ۔ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا و ما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ ۔

۲۵ ۔ یہ سب باتیں جو آپ نے اس عبارت میں بیان کی ہیں ، امام صاحب نے کہاں اور کس کتاب میں لکھی ہیں ؟ کیا امام صاحب کی دنیا میں کوئی تصنیف ہے بھی ، ایک فقہ اکبر کے متعلق مشہور ہے کہ آپ کی تصنیف ہے ، نہ معلوم وہ بھی آپ کی تصنیف ہے یا کسی شاگرد کی ؟

وَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا کچھ نہ کرنے پر ہی خوشامد اور مدح کے طالب ہیں

امام صاحبؒ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے حدیث میں کمزور ہونے کے باعث رائے و قیاس کا دروازہ کھولا ۔ اس سے کچھ فائدہ بھی ہوا لیکن فائدہ سے نقصان زیادہ ہوا کہ امت کا ایک جم غفیر اتباع رسول سے منہ موڑ کر ان کا مقلد بن گیا ۔ اگرچہ امام صاحب رحمہ اللہ اس جرم سے دیگر ائمہ کی طرح بے قصور ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی تقلید سے منع کر دیا تھا لیکن بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے سوال کر لے جیسے عیسٰیؑ سے کرے گا ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اے عیسٰی کیا تو نے کہا تھا مجھے اور میری ماں کو خدا بنالو ۔ اس سوال سے عیسٰیؑ کے ہر بنِ مُو سے خوف کے مارے خون نکل پڑے گا ۔

جملہ ائمہ و محدثین مالک ، شافعی ، احمد بن حنبل وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین نے بے شمار کتب تصنیف کر کے امت پر بے حد حساب احسان کیا ہے ۔ ان کا آپ نام تک نہیں لیتے اور جن کی ایک تصنیف بھی نہیں صرف ان کے مداح ہیں ۔ کیا یہ انصاف ہے ؟ وَ اِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ

۲۶ ۔ متقدین حضرات سے بریلویوں نے تو بزرگوں کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھ کر ان کو پکارنا اور ان سے امداد طلب کرنا شروع کر دیا اور دیوبندیوں نے سب ائمہ کو چھوڑ دیا اور صرف امام ابوحنیفہؒ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کی تقلید پر قانع ہو گئے اور ان کے احترام میں اس قدر غلو کیا کہ ان کو حرام و حلال کا مالک سمجھ بیٹھے جس کو وہ حلال کہیں حلال اور جس کو حرام کہیں حرام جانا۔ لیکن اہلحدیث نے سب ائمہ و علماء مجتہدین کو یک نظر دیکھا اور ان کا پورا احترام کیا اور ان کی ہر صحیح بات کو جو قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو مانا۔ ان میں سے نہ کسی کی محبت میں غلو کیا نہ کسی کو چھوڑا سب کو آسمان کے ستارے اور ہدایت کے چراغ سمجھا۔

فذلك آبائی فجئنی بمثلهم ——— یعنی یہ سارے ہمارے بزرگ ہیں ان جیسے کوئی لا کر دکھائیے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہم اہلحدیث کو راہِ اعتدال نصیب فرمائی اور دعا ہے:

آں امامانِ کردند اجتہاد   رحمت حق بر روانِ جملہ باد

——— یہاں آپ کو لفظ "حدیث" کے بجائے لفظ "سنت" لکھنا چاہیے تھا کیونکہ آپ تو سنت کو مانتے ہیں نہ کہ حدیث کو۔

۲۷۔ امام صاحب تقریباً ایک صدی بعد پیدا ہوئے ہیں اور کچھ عرصہ ۴۰-۵۰ سال تعلیم و تعلم میں صرف ہوئے ہوں گے تب کہیں امامت کے مقام پر پہنچے ہوں گے۔ سو اس ڈیڑھ صدی کے مسلمانوں نے بغیر امام مجتہد کے نور کے حدیث سمجھی تھی یا نہیں اور وہ ناجی ہوئے یا ان کا انجام حرماں

فتفکر و لا تکن من الممترین ——— !

امام صاحب حدیث کیا سمجھائیں گے؟ جب کہ ان کے علم حدیث کا یہ حال ہے کہ صحاح ستہ میں ان سے کوئی ایک حدیث بھی مروی نہیں نہ ان کی کوئی حدیث کی کتاب ہے۔

۲۸۔ اپنے منہ میاں مٹھو بننا اور اپنی تعریف خود کرنا اور بغیر ثبوت و دلیل دعوے پر دعوے کیے جانا انسانیت نہیں ہے۔

۲۹۔ اماموں سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں، چنانچہ تفسیر جلالین ص۲۳ میں ہے:

"یوم ندعو کل اناس بامامهم بنبیهم فیقال یا امة فلان او بکتاب اعمالهم فیقال یا صاحب الخیر یا صاحب الشر"

یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے انبیاء کے نام سے پکاریں گے یعنی فرمائیں گے، اے فلاں نبی کی امت یا امام سے مراد اعمال نامے ہیں کیونکہ امام کے معنی کتاب بھی آتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جیسا کہ سورہ یٰسین میں ہے:

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ —— سو آپ کا یہ فرمانا کہ اہل سنت وہی ہو سکے گا جو کسی امام کا مقلد ہوگا غلط ہو گیا بلکہ اہل سنت وہ ہوگا جو آپ کی کل حدیثوں پر عمل کرے گا جیسے ہم اہل حدیث کا عقیدہ ہے۔ اسی طرح جامع البیان میں ہے لہٰذا آپ کا اس آیت سے امام ابوحنیفہؒ مراد لینا غلط ثابت ہوا آپ یونہی چھوڑے چھوٹے ہیں اور صحیح مطلب کا پتہ ہی نہیں۔ نہ حدیث دیکھتے ہیں نہ تفسیر، زبانی زبانی ہی سب کچھ بنا رکھا ہے۔

۳۔ ہم اہل حدیث محمدی جہاز پر سوار ہیں اور ہمارے ناخدا سید الکونین امام الانبیاء ختم الرسل ہیں جن سے بہتر کوئی ناخدا ممکن ہی نہیں۔ مقلدین جہاز محمدی چھوڑ کر تقلید کی کمزور کشتی پر سوار ہو گئے ہیں جس کا ناخدا ایک امتی ہے جو خطا اور غلطی سے معصوم نہیں:

- المجتهد يخطئ ويصيب —— مجتہد سے غلط اور صحیح دونوں کا امکان ہے ——

آپ ہی کا مسلمہ ہے۔

چنانچہ امام صاحبؒ کا اپنی زندگی میں بہت سے مسائل سے رجوع کرنا ثابت ہے۔ یہ دلیل ہے اس کی کہ امام صاحبؒ سے خطائیں ہوئی ہیں اور امام صاحب نے خود ثابت کر دیا کہ میرے پہلے مسائل غلط ہیں اور نئے صحیح ہیں۔ یہ اچھی ذمہ داری ہے؟

سو مقلدین کا انجام غرقابی ہونا ممکن ہے نہ کہ اہلحدیث کا۔ کیونکہ ان کے ناخدا امام ابوحنیفہؒ مجتہد ہیں جو غلطی بھی کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ان کی کشتی ڈوبی کہ اب ڈوبی۔ نیز امام ابوحنیفہؒ کی تخصیص کس آیت یا حدیث میں آئی ہے؟

۴۔ غلط کہتے ہو اہلحدیث تو سید الکونین فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری پر سفر کر رہے ہیں لہٰذا ان کو کوئی خطرہ لاحق ہی نہیں ہو سکتا۔ جس کشتی کا ناخدا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہو اس کا پار لگنا ناگزیر ہے یہ ہمارا اٹل عقیدہ ہے اور اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی ناخدا کی تلاش میں ہیں تو یہ آپ کا عقل کا فتور ہے۔

تنبیہ:

اب میں آخر میں اہلحدیث کی چند خوبیاں ایسی ذکر کرتا ہوں جن سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اہلحدیث ——

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے موجود ہیں اور قیامت تک رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے :

"باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق یقاتلون وھم اھل العلم"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا اور حق پر لڑتا رہے گا۔

امام بخاریؒ نے فرمایا کہ "اس گروہ سے مراد اہل علم ہیں"

اور امام بخاریؒ کے استاذ امام علی بن مدینی نے فرمایا، اس سے مراد اہل حدیث کا گروہ ہے"

میں کہتا ہوں، امام بخاریؒ کی اہل علم سے مراد بھی اہل حدیث ہی ہے کیونکہ اصل علم حدیث ہی ہے"

اور مشکوٰۃ میں بحوالہ ترمذی مذکور ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"بنی اسرائیل بہتّر فرقے ہو گئے تھے۔ میری امت تہتّر فرقے ہو جائے گی۔ سارے فرقے جہنم میں جائیں گے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا جو میرے عقیدہ اور عمل پہ ہوگا" (مشکوٰۃ ص ۳۰)

امام احمدؒ نے فرمایا، "وہ اہل حدیث ہیں ان کے علاوہ کوئی اور فرقہ مراد نہیں"

صحیح بخاری اور ترمذی وغیرہ کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فرقہ کے حق پر ہونے اور تا قیامت باقی رہنے کی اطلاع دی ہے وہ فرقہ اہل حدیث ہے وہی اہل السنۃ والجماعۃ اور وہی جماعت ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل حدیث نام صحیح ہے جیسا کہ امام علی بن مدینی اور امام احمدؒ کے فرمان سے ظاہر ہے۔

اہلحدیث نام صحابہؓ کے زمانہ سے مروج ہے

چنانچہ المیزان الکبریٰ للشعرانی جلد ۱ ص ۶۱ میں ہے:

"تحدث الصحابۃ فی عہدھم باسمین الاول باھل الحدیث والثانی باصحاب الرای کما کان یذکر عمر بن الخطاب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول سیاتی قوم یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ عزوجل"

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یعنی صحابہؓ اپنے زمانہ میں دو ناموں سے مشہور تھے پہلا اہل حدیث دوسرا اصحاب سنن، جیساکہ حضرت عمرؓ صحابہ کو وصیت فرمایا کرتے تھے کہ ایک قوم آئے گی اور متشابہات قرآن میں تم سے جھگڑے گی، تم اس کو احادیث سے جواب دینا کیونکہ اہل حدیث کتاب اللہ کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

صحابہؓ کے دونوں ناموں اہل حدیث اور اصحاب سنن کا ایک ہی مطلب و معنی ہے کیونکہ سنن کا معنی بھی حدیث ہی ہے جیساکہ حدیث کی بعض کتابوں کا نام سنن ہی ہے جیساکہ سنن ابی داؤد، سنن نسائی سنن ابن ماجہ وغیرہ۔

پس ثابت ہوا کہ صحابہؓ بھی اہل حدیث تھے اور اہل حدیث کہلایا کرتے تھے۔ امید ہے کہ اب آپ اس نام کو غلط نہ کہیں گے اور اہل حدیث کو اہل سنت سے خارج نہ کریں گے کیونکہ اہل سنت اور اہل حدیث کا ایک ہی معنی ہے یعنی حدیث پر عمل کرنے والے۔

امام ابو حنیفہؒ نے اہل سنت کی جو تعریف کی ہے اس میں بھی اہل حدیث شامل ہیں۔ چنانچہ کتاب حقیقۃ الفقہ ص۲۳۴ مؤلفہ حافظ محمد یوسف صاحب جے پوری یہ ہے:

"باب اہل سنت کی تعریف میں۔ افضل جاننا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو، محبت رکھنا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے۔ موزوں پر مسح کرنا۔" (ابو حنیفہ) (در مختار جلد ۱ ص۱۰۹)

سارے اہل حدیث کا یہی عقیدہ ہے جو امام صاحب نے بتایا ہے لہٰذا ہم اہل حدیث اہل سنت ہیں۔ نیز پیران پیر حضرت عبدالقادر غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:

واما الفرقۃ الناجیۃ فھی اھل الحدیث — یعنی فرقہ ناجیہ اہلحدیث ہیں (البشریٰ ص۲۵)

دراصل یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا اصل نام مسلمین تھا ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ (القرآن) پھر جب اسلام میں گمراہ فرقے خوارج شیعہ وغیرہ پیدا ہوئے تو مسلمانوں نے ان سے امتیاز کے لیے اہل سنت والجماعت بڑھایا۔ جب اہل سنت والجماعت میں تقلید شخصی کا التزام ہوا تو جماعت حقہ نے مقلدین سے امتیاز کے لیے اہل حدیث جو صحابہؓ کا نام ہے، پسند کیا اور اسی کو شہرت دی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ